REGISTERED No. A.755



H. B. Khan Artist

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ [illegible] رعایت کی جا سکتی ہے [illegible]

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible] کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ [illegible]

(۴) [illegible] اودھ پنچ [illegible] ایک مشہور [illegible] آپ [illegible] مضامین [illegible] آپ کے مذاق کے مطابق [illegible] خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ [illegible]

(۵) طالبان [illegible] قیمت [illegible] ایک سال کے لیے اودھ پنچ [illegible] جاری کرالیں [illegible]

(۶) [illegible] صاحب [illegible] منیجر کے نام [illegible] خریداروں کے [illegible] اشاعت سے غرض یہی ہے [illegible]

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے [illegible] حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات [illegible] اودھ پنچ کا نام نہیں [illegible]

(۹) جو مضامین [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے [illegible]

(۱۰) مضامین صاف [illegible] کاغذ کے ایک ہی طرف [illegible] لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ [illegible] نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۲۸

مضامین

(۲۰ اگست ۱۹۴۸ء)

نگاہ حاسد یا وباے ٹیکس

مولانا فیخ! تسلیم حقد حسد آداب و نافی وفاداری کی قبول ہو۔ حسد کے لئے کسی قانون قاعدہ کی ضرورت نہیں وہ تو دل کی آگ ہے دل کے ساتھ ہے۔ حاسد کسی کو آرام سے دیکھ نہیں سکتے جیسے ہر بشاشت دیکھی اور آگ لگنے لگی انہوں نے بیچ بیچ جو بقول بزرگوں کے سلاگی جل رہی ہیں گئی ٹیکس بازی بھی کسی قانون قاعدے کی پابند نہیں انکے صدور میں پچے بڑھتے اپنے جتنے والے آرام سے رہ نہیں سکتے۔ بلی کی طرح انکی نگاہ لوگوں کے نوالوں کے ساتھ ساتھ رہتی ہے جتنا نوالہ اونچا ہوتا ہے اتنی ہی نگاہ اونچی ہوجاتی ہے گو یا انکی نگاہ کا سرا نوالے میں الجھا ہوا ہے۔ اور یہ حلق کی راہ میں ورنہ حال زرش قسمت میں وہ جھکے نواے ایسے انکی نظر نہیں اور نہیں تو صحت ملک رہ کئے یا آیتہ ہیں الیٰ۔ رحم نظر کی غرض سے پڑھنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ انھوں نے تشخیص کرنے والے جہاں تک کے ایسے منحوس نظرہ رکھے ہیں جنکی خاما انگا ذہری نگاہیں ہر وقت چوٹ کرنے پر تلی رہتی ہیں۔

انتقاد! یہ پی جنگاری جان کا کرو یہ معلوم ہوا ہے آتشدان میں آجکل ایندھن کی کمی نہیں ہے تو اس جلتی بجھتی میں پھاندنے والے تنگیاں باندھے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ صحبت گرم ہے چنگاری کو ایندھن ملے اور وہ نہ بڑھے یہ ممکن نہیں۔ اچھا پی جنگاری جان ہم کہاں جاتی ہو ہم سوچو بس ایک کمائی میں سا جھانے لگا یا تو جب ہی کہنا ماشاء اللہ بچے جب ہم انجام دے کے گئے تھے تو اب

ان ٹھا سیاں دیکھ لو جب ٹھنڈا جا ہوا ہے۔ جو گرم ل بھی گرم نہیں ہو کوئی آتی اور شکر قند بھون کر کھانے یا بھنا رہا ہے۔

جھٹ جیب سے پاکٹ بک اور پنسل نکالی اور نمبر ۱۵ مسماۃ چنگاری جان طرف سے نام نشان نوٹ کر لیا۔ انشاءاللہ اخلاقی مضامین کے بیجم آمدنی کے محرک ہو جائیں گے۔ آخر حکومت وقت شراب پر ٹیکس بڑھاتے وقت اخلاقی حیثیت سے خیال کرتی ہے کہ نہیں؟

(۲) تنسیل میاں۔ حکومت بہت سراسیمہ ہے کہ انسداد مسکرات کے بارے میں کون سا طرز عمل اختیار کرے۔ باوجودیکہ نہایت سخت قیود عائد کر دیئے اور قیمت بڑھ جانے کے اسکا قرار واقعی انسداد نہ ہو سکا۔ لوگوں کے اخلاق پر نہایت برا اثر پڑتا ہے اور جب کسی کلال کی دکان میں بھٹو پی کے بدمست جانے والے ادھر ادھر گرتے ہیں تو مہذب اور شریف اہل محلہ کو سخت اذیت ہوتی ہے یہ بدنما اخلاقی حکومت کی جبین صاف پر ایک بدنما دھبا ہے۔ غضب یہ ہے کہ شراب کا انسان کو دیوانہ بنا دیا ہے۔ اب اسکی ایک بوتل پانچ روپیہ کو بکتی ہے سر باپ کی بنت سے بچ کرنے کا کوئی چارہ نہیں کہ ایک پیسہ کے حساب سے اس پر ٹیکس کا اضافہ کیا جائے اور یہ اضافہ جو ہو رشتہ تعلیم کے حوالہ کیا جائے تاکہ مال حرام کا رخ حلال میں صرف ہو؟

علی ہذا القیاس ہم بھی کہہ سکتے ہیں:-

مسز میاں۔ میں آپ کے سامنے ایک نہایت ضروری وزولیوشن پیش کرتا ہوں۔ بصلحت اخلاق و ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ جو گنجان آبادیوں میں گندہ اور فحش کا مرکز بازاری عورتیں رہتی ہیں یہ بیماریوں کی جڑیں ہیں اور ان سے شریف رہنے والوں کو بہت اذیت ہوتی ہے۔ جو حکومت یا حق ملک سیاست کرنے کا اختیار بھی نہیں ہے اور صوبہ جات کا ازالہ بھی ہمارا فرض منصبی ہے لہٰذا کیوں نہ مری آمدنی پر ٹیکس وصول کریں۔ آخر اسباب تعیش پر بھی تو ممالک میں ٹیکس لگتا ہے یا نہیں؟ آجیرز اچھا

میں تجویز کرتا ہوں۔

(۲) اگر آیندہ زنان بازاری اپنے حلقہ شعلہ افروز کو روانہ ہوں تو ضرورت کا اظہار کر کے کہ پہلے ایک رجسٹر ٹیکس میں پیش کریں اور ڈاکٹر دستخط کرے کہ ابھی تک اس نار آتش نشاں میں ہیجان ہونے کا اندیشہ نہیں ہوا۔ اور آج ایک دوسرے رجسٹر پر تاریخ وار کہ اب تک جو شمار کھیلے آتش سیال جوانی سے ہولی کھیلنے والے اگر تھے کا نشان اور دستخط ثبت کریں اور ضیس کی مقدار و تعداد بھی تاکہ معلوم ہو کہ آتشزدہ بیچاروں کی طرح چار رم کمائی کیا کیا لیتا ہے۔

اس سے۔ نیز پیشہ ور زنان بازاری سے قصبات میں سالانہ آمدنی کا ٹیکس بھی وصول کیا جائے۔ واضح رہے کہ یہ پاک آمدنی صرف حفظ صحت میں جو صدر وسعت کے حاقبت نزول اور انہوں کی جان کو روک ہے جب اور یہاں پڑے ہیں انکی درستی اور دستی کا ذریعہ ہوگی؟

غرض اس سودہ کا بیچ بند دل کی گدگدی میں ڈال کے آگے بڑھے۔

واہ واہ لالہ جی خبط دل۔ اتنی جلدی بھی جھجک گئے۔ ابا جان طرب ہے۔ جو کہ گلیوں کا ہجوم ہے۔ کل تک تو گزر کرنے والے بیچاروں کے سر پر گرا کے چکر لگاتے پھرتے تھے آج خدا نے یہ دن دکھایا کہ وہ آدمی تمہارے پاک بیٹھے چنگیوں پر رنگ پھیر رہے ہیں۔ وہ یہاں کی گلیاں تو یہاں بھی ہو دموں کو گھر یہاں بھی رکھی ہیں انہیں کی فکر کئے گئے کہ یہ گھر میں خاک ہیں۔ بھر ٹیکس نہ بدھنا چاہیے۔ اچھا معلوم ہوا یہیں کھی بچہ کے کہ بیمار کا اور جلاتے تھے۔ بہت خوب۔ ان کی ٹیکس ضرور ہے اسے کا سنیٹری انسپکٹر کی رپورٹ ہے کہ تم سرکاری بٹری پر صحت خراب کرنے والی لکھیں کی مٹی ڈھیر کرتے ہو۔ آپ میں سے دھواں بلند ہو کر محلے والوں کا سر پھاڑ دیتا ہے۔ اور سنا ہے اس میں پانچ دس ہیں آدمیوں کا باقاعدہ روز بھاو رہتا ہے۔ بھائی اتنا بڑا غضب ہے۔ اتنا تیز ہے ایسا کاروبار

اُمید سرکاری ٹیکس سے گھبرا جاتے ہو اور اس شعر کو یہ حمایت ٹیکے کی کیسی خصلت ہے کہ جس بھلے جس کے جو توڑوں میں نشانی بھری دیکھتا ہے سو گھونٹ کر اور یہ نہیں خیال کرتا کہ یہ جو توڑ میں ٹیکس ادا کرتے ہیں انہیں سو گھنٹے کا وہ ہرگز جواز نہیں۔ لاکھوں کی عام راے ہے کہ گھٹنے کے تحفے کی کمی ہوئی چاہیے [illegible] کے لیے از بس ضرور ہے۔ [illegible] وقت تک رفع نہیں ہو سکتا جب تک جاری کردہ ٹیکس کی امداد کی جائے [illegible] تو ٹیکس بھی [illegible] خیال ہے کہ سال بھر دس ہزار [illegible] آمدنی ہو گی۔ اچھا جناب عام [illegible] سکوت [illegible] آمدنی بتانے کی ضرورت نہیں وہ تو ہم تشخیص کر لینگے۔ آگے بڑھیے

ادھر [illegible] اقبال کی اپنی تصویر میں سنا ہے کہاں کا کاروبار بھی ترقی پر ہے۔ کیوں نہ ہو [illegible] نوجوان۔ [illegible] زمانہ ہے۔ بڑا بھی ہے [illegible] جس [illegible] کے لیے ان کا روپے [illegible] موجود [illegible] تیار رہے ہیں۔ [illegible] ساتھ ہی آپ دیکھیے [illegible] نظر کی [illegible] تجارت اور [illegible] پھر اس ٹکٹ اور [illegible] کام میں میونسپلٹی کا کوئی حق نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ ادھر آئیے۔ [illegible] بھلے والا ہے۔ [illegible] کیا ہے [illegible] سامان میں [illegible] ہے۔ بس ٹیکس ضرور [illegible] انگلیاں [illegible] کرتے [illegible] نہیں [illegible] روز کا [illegible] میونسپلٹی کو بھلا جانا [illegible] کیا معنی ہیں۔ اسباب تعیش کی فہرست میں [illegible] بھی اندراج ہو جائے کہاں ہو [illegible] کیا [illegible] شوقینوں کی کمی ہو [illegible] کر کے وصول کر لینا کمائی کا [illegible] ہے۔ تمام [illegible] ہے .... آگے بڑھیے۔

اس وقت [illegible] فی صدی [illegible] ٹیکس وصول کیا جاتا ہے پھر بھی [illegible] نہیں ہوتا۔ [illegible] بڑھا دو [illegible] کا تقاضا [illegible] کا ہے

لیجاتے [illegible] کی [illegible] ہے کتنا جہاں کا خانہ چشم جب تک خاک سے [illegible] جگہ نہیں [illegible] یعنی عادم مرگ ایک بالشت زمین بھی [illegible] کے قبضے میں نہیں رہ سکتے [illegible] نہیں ہوتے یہ ان قبروں [illegible] آنکھوں کے [illegible] مٹی سے بھرے جاتے ہیں تو نجات ہوتی ہے۔ ماشاء اللہ میونسپلٹی کی [illegible] ہزاروں [illegible] پڑتا ہے [illegible]

بعض میونسپلٹیاں اس فکر میں ہیں کہ گھر [illegible] پانی کی گھڑیاں [illegible] لگائی جائیں۔ پانی زیادہ صرف ہوتا ہے۔ [illegible] زیادہ صرف [illegible] کیا [illegible] ہوتا ہے تو کیا برائی ہے۔ ایک گھر سے تمام محلے والے پانی لیجاتے ہیں تو کیا نقصان ہے [illegible] سڑکوں پر [illegible] لگے ہیں [illegible] پانی [illegible] عرض معاوضہ [illegible]

[illegible] کہ دہلی کی میونسپلٹی [illegible] ایک روپیہ ٹیکس لگانے کی فکر میں [illegible] ہے [illegible] خیال ہے [illegible] شعر مشہور ہے [illegible] ٹیکس [illegible] کی سعادت پر [illegible] کہ جب [illegible] ایک روپیہ [illegible] کیا معنی کہ وہ بھی [illegible] سامان [illegible] گرم ہے [illegible] دہلی [illegible] دے گا۔

[illegible] رہی سالانہ [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] سامان زندگی [illegible] زندگی ٹیکس سے [illegible] تو سامان عیش [illegible] اس مطالبہ کے عوض [illegible] کی طرف سے [illegible] باقی رہنے کا سبب [illegible] ٹیکس درست نہیں ہیں۔ کیوں [illegible] نہیں ہے [illegible]

[illegible]

نئی نئی خیال آرائی

پنچ۔ حضرت انجمن کی [illegible] بھی میونسپلٹی [illegible] لگائے [illegible]

مراسلہ

کوچہ [illegible]۔ دہلی

پنچ بہادر۔ تسلیم

جالب صاحب کے اخبار ہمدم میں [illegible] خواتین بھوپال کی کارروائی دیکھی۔ مجھے آج کل کی [illegible] صاحب [illegible] مستورات کے مقابل میں بیگم [illegible] اور بیگم [illegible] کی رائیں زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہیں۔

بیگم [illegible] کی تحریک [illegible] ممکن ہے۔ شاید [illegible] خصوصیت کی بنا پر انہوں نے [illegible]

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (منجانب عدالت)

بعدالت جناب سید [illegible] صاحب بہادر منصف [illegible] سلطانپور

[illegible] ڈگری [illegible] نمبر ۱۵۶ [illegible] ۱۹۲۵ء

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

تاریخ [illegible]

[illegible]

وقت حاضری [illegible] بجے سے ۱۲ بجے تک

متوفی کی قبر پر پھول چڑھائے جانے کی تجویز پیش کی تھی۔ ابھی تک کئی صوبوں کے خوش اعتقادوں اور اگرچہ بہت سے پنجاب کے لوگوں نے کبھی کسی کی قبر پر پھول چڑھانا ناجائز نہیں سمجھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس کمی کو اب مستورات پورا کریں گی۔

"اگر بیان نہ کرد آنرا بجز ی تمام کند"

اور یہ مستحکم حکومت اور رعایا اور محکوم کے تعلقات کو بہتر اور خوشگوار بنانے کا عمدہ ذریعہ ہوگا۔

بیگم سلامتی ایم۔ آر۔ سی۔ ایس

جواب۔ مجلس خواتین مجگوری کی روداد اخباری کالموں میں چھپی اور سرسری نگاہ سے دیکھی بھی مگر ریزولیوشن صرف یاد نہیں ہو بیگم مارشل اور بیگم امیر علی کی تجویزوں کے متعلق کوئی رائے دی جائے۔ آپ کو اگر رائے صاحب معلوم ہوتی ہے تو لبیر اسٹ عمل کیجیے۔ خدا برکت دے گا اب رہی بیگم صاحب اسٹر کی تجویز کہ گورنر کی قبر پر پھول چڑھائے جائیں تو اس میں کوئی برائی معلوم نہیں ہوتی۔ بیچارے گورنر صاحب طرح دوسری کی حالت میں چل بسے یہاں انکے مزار پر پھول چڑھانے والا کوئی نہ تھا ان کے مرجھائے ہوئے پھولوں میں خلوص کی بو کہاں؟ اگر رعایا کے احسان سے انکے مزار کی گردن کبھی سبک نہیں ہوسکتی ہیں اگر احسان کی گرانی سے دو پھول کسی محسن کے مزار پر جھڑ کے گر پڑے تو

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید [illegible] صاحب [illegible] آج تیس ۳۰ [illegible] کی [illegible] جلسہ [illegible] حکیم سید [illegible] سے بتلا [illegible] زوال [illegible] [illegible] کی [illegible] وقت [illegible] ہماری [illegible] ۔۔۔۔

المشتہر

حکیم سید نتھے نواب مہتمم شفاخانہ گیا (بہار)

کہنا چاہیے کہ احسان کا بوجھ نہیں انکی روح سے کسی قدر ہلکا ہوگیا۔ ہندوستانیوں پر کوئی اعتراض تو نہ کرے گا کہ وہ اپنے محسنوں پر کرم کرنا جانتے ہی نہیں۔

بوا نصیبن بنام مسز چغتائی بی اے علیگ

ہاں مرزا۔ سنو۔ تم جو عقل میں یہ خیال کیے بیٹھے ہو کہ جب لعنت سے بحث کی جائے گی تو بیچاری کو عقلی اور دوسروں کے خلاف سے کام نکالے اس کی بڑائی حیا پر رعب جماؤ گی تو میاں تم غلطی پر ہو۔ پھر بھی ایسی [illegible] تو کچھ دھکا اٹھا نہیں سکتے تم بیچارے کس گنتی کی ہوا ہے۔

کلام پاک میں ایسی زینت یعنی سنگار چھپانے لے سے آزاد کر دی گئی ہے جسکا پوشیدہ رکھنا کسی طرح ممکن نہ تفسیر لکھنے والے سب کے سب اس بات پر جم گئے ہیں خواہ وہ سنی ہوں یا شیعہ اس بات میں ابھی نہیں کہ وہ کیا چیز ہے جس بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اس سے کپڑے مراد ہیں انہوں نے عقل سے کام لیا ہے کیا معنی کہ پوشاک جو خلاف ہو خلاف پر خلاف چڑھانا فضول ہے کوئی زربفت کا برقعہ اوڑھتی ہے کوئی گزی گاڑھے کا جس [illegible] ہے۔

"ایک روز آدمی سو روز کپڑا"

ابھی پوشاک ہی بھی وہی [illegible] ہو سکتے ہیں خدا اگر یہ کہتا کہ جیسی پوشاک میں گیروں کی بھی چھپاؤ تو اسکے یہ معنی ہوتے کہ کوئی باندھ کے اچھے کا حکم دیا بادام کی طرح سات تہوں میں لپیٹ دیا۔ مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کی طرف سے آنکھ نیچی کر کے چلنے کا حکم دینے کے بعد لباس یا کم حصہ کا کھلا رہ جائے تو کیا معنی ہے کہ ایسا صاف ہے کہ ضرورت بال کی کھال کھینچنے کی نہیں۔ آیت کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں اور موتی کی لڑی کی طرح ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔ زینت کے چھپانے کو ایک ہی

آیت میں دوجگہ تذکرہ ہے ایک ہی زینت کی وہ پہلے جو چھپانے سے نہیں بچتی کی گئی ہے اور دوسری جگہ ان لوگوں پر ستار ظاہر کیا جائے انہیں تمام نام گنا دیا ہے جو مستثنی چیزوں کے ساتھ سینہ پر خمار ڈالنے کا حکم ہے۔ خمار ہو گیا؟ یہ دیکھنا ہے جو منہ چھپانے کے واسطے یا سر کو باندھنے کے پہلے عرب کی عورتیں [illegible] ہے جب [illegible] پر اوڑھ سے [illegible] نہیں سکتا کبھی یہ خمار پوشاک میں [illegible] حاکم جاتے اور ادھر ادھر سکوں سے بعض بہادر لڑائی میں چہرہ چھپا کے لڑتے تھے۔ [illegible] غضب اسی وجہ سے [illegible] کن [illegible] لڑائی میں [illegible] شریک [illegible] کے جسم پر [illegible] اگر کوئی شخص اپنے دشمن پر [illegible] حملہ کرے کہ دشمن اسکی صورت دیکھ سکے گا [illegible] ہم پر وار کیا [illegible] آیت کے معنی بیان کرنے والے کہ وہ بات پہلے ہی معلوم رہنی چاہیے کہ خمار سے مراد منہ چھپانا ہے [illegible] میاں نے جو کہا کہ [illegible] خمار کا [illegible] یہ مطلب نہیں کہ [illegible] اور سینہ چھپائے اور جو کوئی یہ کہتا ہے کہ چہرے کی ٹکیا جسمیں [illegible] نہیں اور جو [illegible] شامل ہے [illegible] رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ وہ بھی خمار کے معنی سے ناواقف ہوا ہے لغت کی طرف سے غفلت کی رسم و رواج کی جانب سے ہے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] ہے وہ بھی اسکی سمجھ میں نہیں آیا جن عزیزوں کے سامنے آنے کا حکم دیا گیا

ضرورت ہے

[illegible] ٹیلیگراف [illegible] کا [illegible] گزشتہ [illegible] کے لیے [illegible] کورس [illegible] آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

پتہ۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج۔ دہلی

انکے نام گنوانے کی مصلحت یہ بھی اس نے ذہن نشین کیا۔ میں کہتی ہوں کہ کوئی بیوہ اپنے باپ بھائی بھانجے بھتیجے بیٹے پوتے کے سامنے زوجی قوت بھرتی نہیں بڑی بڑائی یہ کہ گری ہیں اور اوڑھنی سر سے سرکا دیتی ہے کہ بدن کھلے۔ اگر منہ کھولے رہنے کی عام اجازت ہوتی تو پھر ان قیود کی ضرورت ہی کیا تھی۔ معاذ اللہ قرآن میں ایک لفظ بیکار تو نہیں ہو سکتے۔ شاید خوب واقف ہے کہ عورت اور مرد کی کی نشیلی آنکھڑیاں کیا فتنہ برپا کر سکتی ہیں۔ پھول سے گالوں پر کس طرح مردوں کی نگاہ پھسل جاتی ہے ذرا سی بات سے روٹھتی ہے۔ گلابی ہونٹوں کی مسکراہٹ کتنے دلوں پر بجلیاں گراتی ہے۔ جتنا حسن ہے وہ سب صورت ہی میں تو ہے۔ آنکھوں کے رخساروں میں وہ کچھ ہے جو کسی دوسرے عضو میں نہیں۔ مشہور ہے کہ ملت نے اپنے بیٹے کو موت کے عالم میں جب بہو کے چہرے پر نظر جاتے ہوئے دیکھا۔ آدمی تھے فرانس، کہنے لگے۔ دیکھا بس کر ایسا نہو کہ تیری بیوی کو تیری نظر کا چسکا رہ جائے۔

اسی طرح ایک شخص نے کسی عرب سے پوچھا کہ تمہارے یہاں زنا کی کیا تعریف ہے اس نے جواب دیا کہ جھانکی ہوئی نظر اور بوسہ پھر پرسے یہی سوال کیا تو اس شخص نے لوک خاستر کے سبق سنانے شروع کیے عرب کے آگ لگ گئی گھبرا کے بولا۔ بابا جان کی سوں کی قسم یہ زنا نہیں ہے تو آپ جو زنا کے کا عمل ہے؟

مرزا تمہیں یہ بھی معلوم رہنا چاہیے کہ نکاح کے ارادے سے اپنی منگیتر کا چہرہ دیکھنے کی جو اجازت ہے بہت مشکل سے دی ہے مگر قرآن کو غرض اور بیوقوفی کہتے ہیں۔ اکثر لڑکیوں کے رخش نہیں بدنام کرتے ہیں کہ تو بہ تو قرات سے … واقف ہے یا نہ ہو … ہالائی ہے مجبوری کے عالم میں چہرہ دکھا دیا جانے تو کوئی عجب نہیں۔ مجبوری میں بہت سی ناجائز باتیں جائز ہو جاتی ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکال لینا بیہودگی ہے کہ پھر کیوں نہ بن بیاہی لڑکی بھری محل میں مشتاقوں کو چہرہ دکھاتی جیسے ایک مشتاق کو دکھایا۔ ایسے سو بیسے کی خوار خود رسول نے ایسے موقع پر بھی احتیاط کی ہے۔ یاد کرو وہ واقعہ جب رسول اللہ نے اپنی پیاری بی بی اور دوسرے مومنوں کی ماں بی بی عائشہ کو انکی کلاب کے جھیلے میں ایک دینی منگیتر کی صورت دکھلا دینا چاہا اور اشارہ کہتا تھا اور پیشہ خاکہ دیکھو ان میں کوئی خوبی یا فائدہ نہیں، ملک (؟)

اسپر حضرت نے فرمایا: اپنے دل سے پوچھو ترا دو وہ خوبی دیکھی ہے کہ رنگ بدلتا گورا ہو گیا ہو گا بی بی نے عرض کی حضور سے کوئی بات چھپی نہیں سکتی مرزا ذرا غور کرو۔ اگر منگیتر کو جائز نکاح کے ارادے سے دیکھ لینے کا دستور عام ہوتا تو کیوں نہ رسول قربان جاؤں، خود اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے اور عورتوں کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اب کہی …

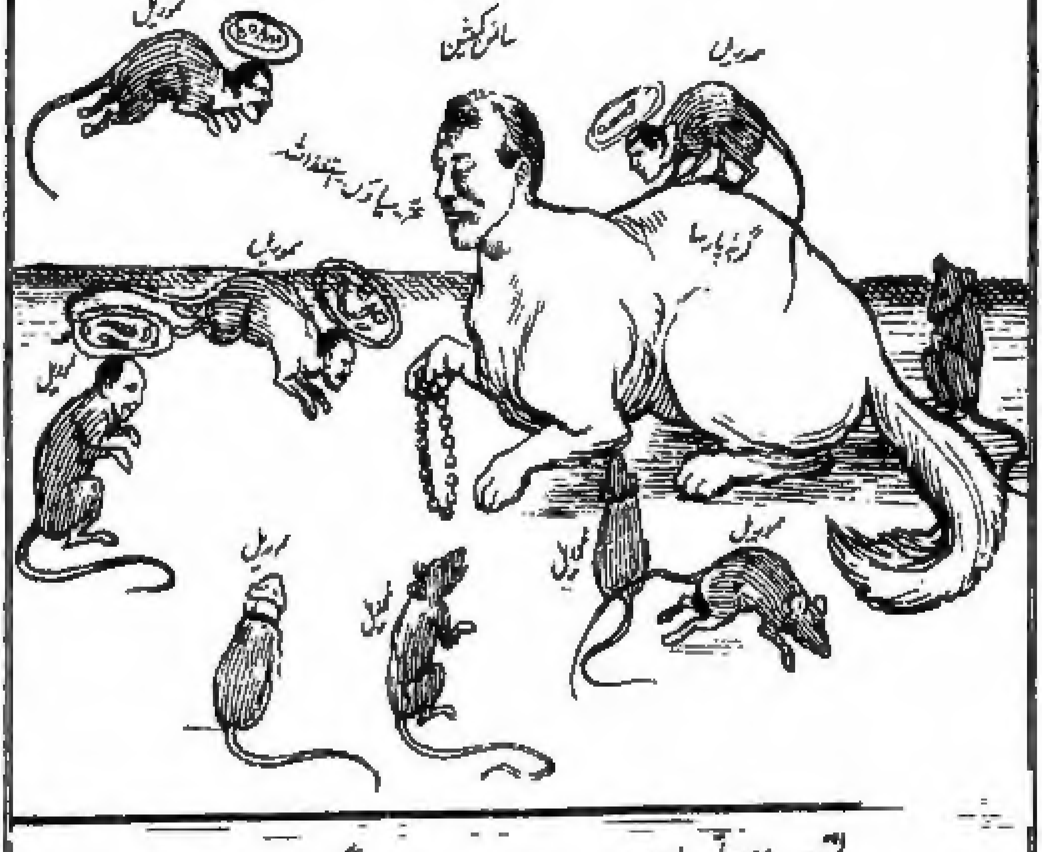
غور کرو مرزا، یہ حسن کی شمع … کے خسم دھواں ڈھونڈتے تھکیں اور دل کش پر جھلک … تھی کی روشنی مگر ہوشیار رہنا … سکتیں کبھی اختیار نہیں کر سکتیں کہ شوہر کو جیبی کتاب کی طرح بغل میں دبائے دوستوں کی آنکھ سے حسن کی زیارت سے کرتی پھریں، بغلیں انکی ذرا سی بھی روشن نہیں ہو سکتیں، ایسے کہ اگر اگلے شوہر وارث ہیں دیں تو یہ اجازت شرع قبول نہیں کرتی کیا معنی کہ آیت کا حکم پورا نہیں ہوتا۔

یہی تہذیب اور یہی آزادی جسکا تم مرزا صاحب تمہارا دل کرتا ہے اسکا کوئی پہلو شرع میں جائز نہیں ہے میں نے تمہاری وہ تحریر بھی دیکھی جس میں تم نے قادرت وانترو واکشن کے جواز پر نازوں کی نشانیاں دکھائی ہیں اور حدیث سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے سو سے ہوش میں آؤ۔ پیمبر کا انکا کہہ دینا کہ یہ سودہ میری زوجہ ہے قادرت تھا؟ انترو واکشن ہمیشہ دونوں طرف سے ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو پیمبر نے دیکھ کے ٹھہرایا تھا کیا انکے نام بھی حضرت سودہ کو رسول نے بتائے؟ معاذ اللہ یہ بھی کہا کہ ہاتھ ملاؤ۔ وہاں نام بتانے کی خاص ضرورت تھی۔ دیکھو تمہیں بے حجابی بے پردگی کا یہ تسلیم ہوا کہ ایک چیز اٹھ نے رسول پر تہمت رکھنے کے مدعی ہیں کی صورت اصلی جو بل دی تھی تو اب مگر واقعہ کہتا ہے کہ رسول نے سودہ کے چہرے سے نقاب اٹھا کے کہا دیکھو یہ میری بی بی سودہ ہیں۔ اسے انکے منہ میں خاک۔ مگر میں یہ مان بھی لوں تو بھی میری دلیل اور مضبوط ہوئی جاتی ہے کیا معنی کہ بی بی کے گھر میں نقاب کا وجود ثابت ہوا جاتا ہے جس سے تم انکار کرتے ہو۔ نقاب نہیں تو کیا پردہ ثابت ہوتا ہے جس سے غیر کو شناخت کرنے میں دشواری ہو۔ وہ بیان بالکل خوب اپنی ہی ہیں آپ ہی لڑکھا۔ مرزا تم اپنے ان دوست سے میری جان کی قسم یہ پوچھو کہ اگر چہرہ کھلا رکھنے کا دستور پیمبر کی بی بیوں میں تھا تو کیا وجہ ہے کہ دیکھنے والے پہچانتے نہیں پہچانتے تھے۔ اگر نقاب منہ پر نہ تھی تو کیا چیز ڈالی گئی اگر چہرہ کھلا رکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی تو نقاب ڈال کے تازہ جھاکی تنگی سے انھیں کیوں روکا۔ بھلے مانس تاریخ میں تو علاوہ نقاب اور مقنع کے ایک اور پردے کا پتا بھی ملتا ہے جسے قناع کہتے ہیں یہ مقنع کے اوپر ڈالا جاتا تھا عرب کی شریف زادیوں میں یہ دستور آج تک ہے۔

مرزا۔ اگر تم تاریخ کی کتابیں ذرا بھی غور سے دیکھو تو تمہیں معلوم ہو کہ عرب میں لڑکی جوان ہوتے ہی پردہ کرنے لگتی تھی۔ سیکڑوں لغت کی کتابوں میں ہے دلالت لی روایتہ معروفہ … ناجیۃ المقنعا و معقل … بلغت … ایک جماعہ بن تھی ایک ہی جگہ پر دونوں نے پرورش پائی مجھے اس سے محبت ہو گئی وہ مجھے چاہنے لگی جب ہم جوان ہوئے تو اسے پردہ کروا دیا گیا۔ نزولی شعروں میں پردہ اور برقع کا ذکر ہے۔ کیا تمہیں لیلیٰ اخیلیہ اور انکے عاشق کا مشہور شعر

وکنت اذا ما زرت لیلی برقعت

یاد نہیں جو اس نے امیر معاویہ کے دربار میں پڑھا دیا۔ جب میں نے لیلیٰ کو دیکھا تو اس نے جھٹ سے برقع منہ پر ڈال لیا۔ اور اس امر سے انکار کیا کہ …



تسبیح مصلّے ہاتھ میں بندہ ہے داؤں گھات میں

صورت حال

میں کرتی ہوں یہ عہد پروردگار
نہ چوہوں کا ہرگز کروں گی شکار

صورت استقبال

وہ بلی کی دعوت صدارت ہوئی
کہ چوہوں پہ آفت قیامت ہوئی

عاشق و معشوق نے کبھی مجھے بغیر برقعے کے دیکھا تھا وہ عیب تو ہے جو کہتا ہے کہ جب اُس نے مجھے دیکھ لیا تب میں نے برقع منہ پر ڈالا (الخ)
ابے ہے تم اشد کے حدیثِ قرآن عربی فارسی سب جانے بیٹھے ہو میں بیچاری الف کے نام گھنٹا گر بھی نہیں جانتی۔ پھر بھی میں دعوے سے کہتی ہوں کہ وہ حصہ جسے لکھنؤ کے میاں "ٹیچ" "چہرے کی ٹکیا" کہتے ہیں (آنکھیں اور رخسار) عرب میں کبھی عام طور کھلا نہیں رہا۔ فقیہوں نے اجازت دی کہ ضرورت ہو تو منگیتر اپنی منگیتر کا چہرہ دیکھ سکتا ہے مگر اسکا رواج بھی نہ تھا۔ ....

.... یہ سلسلہ خود بھی گواہ ہے کہ چہرے کی ٹکیا برقع کی وجہ سے کیوں دبی رہنی چاہیے مگر جو کسی مجبوری کی وجہ سے کھلی رہ جائے تو عیب نہیں۔
کیا تمہیں "عذرا" اور "عروہ" کا قصہ بھی یاد ہے کہ ایک مشہور شاعر نے اپنے قصیدے کی تشبیب میں "عروہ" کی آنکھوں اور گالوں کی تعریف نظم کی اسکے بھائی کو غصہ آیا۔ بہن پر آنکھیں نکالنے لگا کہ شاید تم اسکے سامنے ہو گئیں۔ بہن تھی ہوشیار اُسنے کہا ایک کام کرو۔ میں اپنی سہیلی "عذرا" کو اسکے پاس بھیجتی ہوں وہ کہے گی میں "عروہ" ہوں۔ اگر وہ پہچانے اور انکار کرے کہ تو "عروہ" نہیں ہے تو تم جو چاہنا سزا دینا۔ شاعر سے دیوانے تو ہوتے ہی ہیں۔
مرزا۔ اگر عرب کی عورتیں "چہرے کی ٹکیا" کھولے پھرتیں تو شاعر "عروہ" اور "عذرا" میں ضرور فرق کر سکتا وہ خیالی تصویر پر عروہ کے حسن کی شہرت سن کے عاشق ہوا تھا عذرا اور عروہ میں تمیز نہ کر سکا۔ "عذرا" کو "عروہ" سمجھ کے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگا "عروہ" کی آنکھیں کسیقدر چھوٹی اور غلافی تھیں۔ "عذرا" کی آنکھیں بڑی تھیں اس نے تشبیب میں "عروہ" کی آنکھیں بڑی دکھائیں۔ حالانکہ یہ سب ایک ہی جگہ کے رہنے والے تھے۔
مرزا۔ عرب کی تاریخ میں چہرے کی ٹکیا انہیں عورتوں کی لوگوں نے دیکھی ہوگی جو آزاد تھیں یا جنکا قبیلہ بدنامی اور رسوائی کی طرف سے بے پرواہ تھا

یا ان کا چلن اچھا نہ تھا۔ !! بڑی بات۔ بہلشوں کے ٹیک وہ خیال اہم گز اس قابل نہیں کہ تم انہیں اپنی دلیل کی سند میں پیش کرو۔ مرزا اگر تم ہندوستانی عورتوں کے خیرخواہ ہو تو انہیں شریفوں کا چلن سکھاؤ۔
مرزا۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ عرب کی لڑکیاں جب تک بیاہی نہیں جاتیں اُسوقت تک ماں باپ کے اختیار میں رہتی ہیں مگر ایک دفعہ شادی ہونے کے بعد خود مختار ہو جاتی ہیں۔ ان ملکوں میں طلاق تو ایک معمولی سی بات ہے بس نکاح کے بعد طلاق ہوا اب وہ آزاد ہیں جس سے چاہیں رشتہ جوڑیں، اپنے اختیار سے وہ دوسرے کو اپنا چہرہ دکھائیں یا نہ دکھائیں۔ ماں باپ پھر کوئی حق نہیں رکھتے۔ یہ تمہیں کی عنایت ہے کہ انھوں نے فریب اور گناہوں کی فہرست مختصر کرنے کیلئے "اضطرار" کے عام حکم میں یہ فعل داخل کر لیا۔ وہ وصل کے گرانے کا چلن کسرتی ہے جب پر تسکین کے لائق سونا بھی اس میں ملا آمیزش سے پاک کیے ہوئے نہیں رہ سکتا جبکہ رسول نے اکثر بیان فرمایا اور حدیثوں کی کتابوں میں محدثوں نے جمع کیا۔
تمہیں اپنے مطلب کے مطابق بہت سے واقعات "اغانی" میں ملینگے۔ "اغانی" کا مصنف کوئی شریف تھا اس نے بڑی بڑی شریف خاندانوں پر بہتان باندھے ہیں۔ اُسنے کتاب اسی لیے لکھی تھی۔ اسے گویے فراہم کیا ایک مردوں اور عورتوں کی تلاش تھی کہ صحیح کچھ غلط وقتے کتاب میں گھڑ کے آداب کو ایک مجموعہ سے پیش کر دیا۔
شریف زادیوں کے واسطے وہی کافی ہے جو اللہ رسول نے تعلیم کی۔ اگر اغانی کے قصے سچ ہوں تب بھی وہ آیت حدیث نہیں ہو سکتے۔
میں دعا کرتی ہوں کہ میری بے نقاب بیگم لکھنؤ کے جوش میں "اغانی" بھول میں اپنے حواس برقرار رکھیں میں نے ریاست دہلی میں ننگی ہوتی زنانی شکیلہ کی تصویر دیکھی۔ جوان جوان بچے کیا ان سے آگے جا کر بے پہچانی قدرت کا مطالعہ اور شرم کا منہ کالا کر رہی ہیں۔ ایک مرد دوسرے پاؤں تک چھا پنچ

انہیں پڑھا بھی ہے وہ جانتا ہی نہ کہیں بہتر یہی اختیار کی یہ کہیں اس عالم میں ننگا ہو۔ یہ تہذیب کا سبق ادھورا نہ رہتا۔
میں دیکھتی ہوں کہ بات بڑھی اور ہندوستان میں آزادی پھیلی تو اسکا انجام بھی یہی ہوگا۔ مرض اصل ہے آگے نہیں حسن و صورت عشق ہے۔ حسن ڈھونڈھنا تن پائیاں مثل مشہور ہے۔ اب کیا شک کہیں۔ اگر کسی نے پھر شکوہ کیا کیا جائے گا۔

راقم
بی نصیبن

پنچ مل خدا ۔ خدا مل پنچ

بی بی کے بیاہ کی تقریب میں ساکن کمیشن کی شرکت

مکی سے اطلاع ملی ہے ... ایک لطیفہ نقل کیا ہے ایک شخص مدینہ میں رہتے تھے جن کا نام تھا ... ان کو معلوم تھا کہ اپنی تمیز ... سالانہ حج کرنے جاتے اور تین دن میں مدینہ آتے تھے۔ بی بی انکی ... کی ... فرید صاحب حج کو گئے اور وہاں بیمار پڑ گئے اس زمانے میں راہ و صلات نہ تھی بہت دیر ہوئی۔ بی بی کو خیال ہوا کہ میاں کی قربانی ہو گئی ... سمجھا کہ ... محبت کا جو نشانہ تھا ... خالی تھا ... آنے جانے اور خوشی کی خالی ... گل ہو گئے۔ قضا را ... گھر آئے دروازہ اندر سے بند تھا ... کہ بی بی کا دوسرا نکاح ... دروازہ کھلا ... اس زمانے میں مخنثوں کا کام یہی تھا کہ ... ڈھول بجاتے اور شادیانے گاتے۔ ہیجڑوں نے ... سلامت ... صاحب کی گلی میں ... کہ ... رنگ کٹ گیا ... پوچھا کیا ہے کہا ...

جرم کا پیمانہ؟ لوگ ہنستے ہوئے سامنے آئے اور گھر پہنچے
اون سالا صاحب نے … کے نیچے سے …
آواز دی "بھائی کیوں تکلیف کرتے ہو خدا کے لیے
ہو جاتا کہ حاضر کروں۔ آخر اس ہنگامے سے کیا
فائدہ؟" انھوں نے جواب دیا "دوست …
… حسن شمار نہیں ہے جب
سے ہر گھڑی … کیا ہے شادی میں ہیجڑوں نے
نقل کیا:-

واہ میاں واہ مری بیٹیاں بگڑ گئیں
واہ میاں واہ ساری بیٹیاں بگڑ گئیں

اون سالا صاحب … ہوگئے … پچاس اشرفی … اب جان بچی … صاحب نے فرمایا خیر … ساتھ لیتے جائیے … اگر خالی … یہاں سے … انعام میاں اون سالا کی … اپنی راہ چلتے ہوئے۔

سائمن کمیشن لندن کا حج کر کے گیا ہے نہیں معلوم مزاج درست ہے یا نادرست مگر یہاں کی اون سالا کونسلوں نے اس کی … کی … اعلان کر دیا ہے … کمیشن سے موافق نہیں۔ ایک مخلوط کمیٹی کے نتائج عوام کی مرضی سے … ہے لہذا سائمن کمیشن … لوگوں کا اچھا نہیں ہے۔ … کانگریس ابھی تک اپنی … پر اصرار کر رہی ہے … اندیشہ ہے کہیں … کمیشن کے دروازے پر "واہ میاں واہ ساری بیٹیاں بگڑ گئیں" کی صدا بلند نہ ہو۔

پولیٹکل شطارت

لکھنؤ کے ایک رئیس کا … شاعر تھا ہر کام میں … فائدہ کی صورت کسی نہ کسی طرح نکال لیتا تھا ایک دن رئیس نے حسین کا نگینہ دیئے کر دیا اور کہا مرزا صاحب … حکاک کے … اُسکے یہاں پہنچ جائیے اور … ایک روپیہ لیتا ہے" آپ سات روپیہ … لیجیے" … میں سات حرف ہیں مرزا صاحب روپیہ اور نگینہ لے کے چلے رئیس نے … کہا آپ بھی پیچھے پیچھے جاؤ دیکھیں مرزا صاحب کیا کارستانی کرتے ہیں … پیچھے پیچھے ہو لیا۔ مرزا حکاک کی دکان پر پہنچے۔ السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ "بھئی یہ نگینہ … یہ نام کندہ کر دینا ہے۔"

حکاک: "آپ جانتے ہیں کہ میں ایک حرف کا ایک روپیہ لیتا ہوں"

مرزا: "ہاں۔ یہ لو روپیہ اور اس نگینہ پر ابھی محمد حسین کندہ کر دو چھ حرف ہیں"

حکاک: "واہ حضرت یہ تو عجیب نام ہے"

مرزا: "تمہیں نام سے کیا کام تم اپنی اجرت سے کام رکھو۔ مگر بھائی ابھی تیار کر دو میں لے کے جاؤنگا سرکار کا نادری حکم ہے ٹل نہیں سکتا"

حکاک: "دو گھڑی تشریف رکھیے … کھودنے میں دیر نہ لگے گی۔ ابھی تیار کر دونگا"

مرزا صاحب دکان کے چبوترے پر بیٹھ رہے حکاک نے نگینہ پر … اور نام کھودنے لگا جب ح س … کھود چکا تو مرزا نے ہاتھ پکڑ لیا۔

مرزا: "… سین کا نقطہ سین کے پیٹ میں دے دو۔ اور پھر دو۔"

حکاک صورت دیکھنے لگا مرزا نے فرمایا "دیکھو بھی میں … نہیں کہتا ہوں نقطہ … سین کے پیٹ میں لگا دیا۔ اس میں تمہارا کیا نقصان ہے تم حسن کھود چکے؟" کہا "ہاں! نقطہ … ؟" کہا "ہاں! اب کہتا ہوں میری خاطر سے … سین کے پیٹ میں دے دو" … حکاک نے نون کے پیٹ میں نقطہ دے کے … روپیہ … اپنے … میں رکھا۔ … سات حرف اور … روپیہ۔

کچھ اسی قسم کی شطارت … حکومت ہند بھی کام لے رہی ہے … گورنری کی … یہاں … گورنر … کر کے … گئے … کا نقطہ سین کے پیٹ میں آ گیا۔ اب … پر نظر عنایت ہوئی … پنجاب میں … ایک … وقت آیا تو … حکاک سے فرمائش ہوئی نقطہ … کے پیٹ میں … دنیا اور … ہی ہے

کسی کی … جام … ہے
کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے

اودھ کی گورنری کے پیٹ میں نقطے کی ضرورت ہے … پانچ برس … کی حیثیت سے … پانچ برس … ایک … کمیشن … ہندوستان کے … کمیشن … کانگریس کے مقابلے میں … کمیشن … سیاہ … رئیس … ۔

اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ سچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

سیاحت ظریف
یعنے
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
... قیمت فی جلد ...
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی
(۱) ...
(۲) ...
(۳) ...
(۴) ...
ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
...
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی ہوئی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین ... کہ اگر آپ سُر کے ساتھ ادا کرنے پر قادر ہو کر اور سمجھ لینے کے بعد ... نہایت صاحت ... کتاب مین لکھ دیے گئے ... ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین ... استاد خود تعلیم ... ایک کاپی ... یا ہارمونیم ... سے کام نکال سکتے ہین ... علاوہ دیگر ... اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ... اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا ... قیمت ... حصہ اول کی ... فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ